تنہا وتر پڑھتے ہوئے جہری قرات کرنا

مجیب: محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1597

تاریخ اجراء: 11 شوال المکرم 1444ھ/02 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مفتی صاحب سے عرض ہے کہ اگر رمضان میں تنہا غلطی سے وتر جہر سے شروع کیا پھر یاد آنے پر سری قراءت کی اور سجدہ سہو کیا نماز کا حکم کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر سورج نکلنے سے پہلے وتر پڑھے، خواہ ادا یا قضا تو نماز درست ہو گئی، سجدہ سہو کی بھی حاجت نہیں تھی۔ اور اگر دن میں وتر قضا پڑھتے وقت جہر کیا تھا اور یہ بھول کر کیا تھا تو سجدہ سہو سے تلافی ہو گئی اور نماز درست ہو گئی۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ:

رمضان یا رمضان کے علاوہ جہر (یعنی بلند آواز سے تلاوت) کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے وتروں کا حکم عام جہری نمازوں کی طرح ہے اور جہری نمازوں کے متعلق اصول یہ ہے کہ جہری ادا نماز، یونہی ایسی جہری قضا نماز جو جہری کے وقت میں پڑھی جائے، ان میں منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کو جہر کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، البتہ جہرا فضل ہے۔ جبکہ ایسی جہری قضا نماز جو سری کے وقت میں پڑھی جائے، اس میں منفرد پر سر یعنی آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

اس تفصیل کے مطابق منفرد ادا وتر، یونہی قضاء وتر جو جہری نماز کے وقت ادا کرے، ان میں جہر کر سکتا ہے، بلکہ یہی افضل ہے، البتہ سری نماز کے وقت قضا کیے جانے والے وتروں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اور واجب بھولے سے چھوٹے تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

درمختار میں ہے" (ویخیر المنفرد فی الجھر) وھو أفضل "ترجمہ: اور (جہری قراءت والی نمازوں میں) منفرد کو اختیار ہے (کہ بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ) لیکن بلند آواز سے قراءت کرنا افضل ہے۔ (درمختار مع

ردالمحتار،ج1،ص533،دارالفکر،بیروت)

درمختار میں ہے "(ویخافت) المنفرد (حتما) أي وجوبا (إن قضی) الجهرية في وقت المخافتة، کأن صلی العشاء بعد طلوع الشمس، کذا ذکره المصنف بعد عد الواجبات" ترجمہ: اور منفرد جب جہری نماز کی قضا اس وقت پڑھے جس وقت میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے، مثلاً عشاء کی قضا طلوع شمس کے بعد پڑھے تو اس صورت میں اس جہری نماز میں آہستہ قراءت کرنا منفرد پر واجب ہے، جیسا کہ مصنف نے واجبات شمار کرنے کے بعد اسے ذکر کیا،

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "قيد به لأنه إن قضى في وقت الجهر خير كما لا يخفى" ترجمہ: مصنف نے قضا کو اس وقت کے ساتھ خاص کیا جس وقت میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے کیونکہ اگر وہ اس وقت میں قضا پڑھے جس وقت میں جہری قراءت کی جاتی ہے تو اسے آہستہ و جہر سے پڑھنے میں اختیار ہوگا جیسا کہ مخفی نہیں۔" (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد1، صفحہ533، دارالفکر، بیروت)

رمضان یا غیر رمضان میں وتر کا حکم عام جہری نمازوں کی طرح ہے۔ چنانچہ ردالمحتار میں ہے: "قوله: (فلو أم) أي فلو صلى المتنفل بالليل إماما جهر، ومقتضاه أن الوتر في غير رمضان كذلك لأن كلا منهما تكره فيه الجماعة على سبيل التداعي وبدونه لا، وإذا وجب الجهر في النفل يجب بتركها في الوتر" شارح علیہ الرحمہ کا قول: اگر امامت کروائے یعنی اگر رات کو نفل پڑھنے والا امام ہو، تو جہر کرے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ رمضان کے علاوہ وتر کی نماز بھی اسی طرح ہو، کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں تداعی کے طور پر جماعت کروانا مکروہ ہے اور بغیر تداعی کے مکروہ نہیں، جب نفل میں جہر واجب ہے، تو وتر میں اس کے ترک پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (رد المحتار علی الدر مختار، ج02، ص306، مطبوعہ: کوئٹہ)

منیہ اور اس کی شرح غنیہ میں ہے "(و) من الواجبات (الجهر) بالقراءة (فيما يجهر) فيه بها كالفجر والجمعة والعيدين واولى المغرب والعشاء و كالتراويح والوتر فان الجهر فی جميع ذلک واجب على الامام" ترجمہ: اور جن نمازوں میں جہری قرات کی جاتی ہے، ان میں جہر کرنا واجبات میں سے ہے، جیسے فجر، جمعہ، عیدین، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں، تراویح اور وتر، ان سب میں امام پر جہر کرنا واجب ہے۔ (غنية المتملی شرح منية المصلی، ص296، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net